بنگال میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے خلاف پہلی عوامی مزاحمتی تحریک

فرائضی تحریک اور حاجی شریعت اللہؒ

یہ بنگال کے مسلمانوں کا ایک فرقہ تھا۔ حاجی شریعت اللہ اس فرقہ کے بانی تھے۔ حاجی شریعت اللہ ۱۷۸۲ء میں ضلع فرید پوری کے ایک گاؤں بندر کھولہ میں پیدا ہوئے۔ وہ اٹھارہ برس کی عمر میں حج بیت اللہ کے لیے گئے اور وہاں شیخ طاہر السنبل الشافعی المکی سے وابستہ ہو کر تقریباً بیس برس تک اکتساب علم کرتے رہے۔

ڈاکٹر ٹیلر کے بیان کے مطابق حاجی صاحب قیام مکہ کے دوران وہابی تحریک سے کافی متاثر ہوئے۔ ۱۸۲۰ء میں وطن واپسی پر وہ ایک عالم اور مناظر کی حیثیت سے معروف ہو چکے تھے۔ گھر واپسی پر راستے میں ان کے قافلے کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ اس لوٹ مار میں حاجی صاحب کی کتب اور تبرکات بھی ضائع ہو گئے۔ حاجی صاحب اس حادثہ سے دل برداشتہ ہو کر ان کے گروہ میں شامل ہو گئے۔ حاجی صاحب کی دینداری اور بلند کرداری کو دیکھ کر ڈاکوؤں کا گروہ تائب ہو کر ان کا پیرو ہو گیا۔

بنگال کے مسلمانوں کی حالت انگریز تاجروں اور ہندو زمینداروں کے ہاتھوں ناگفتہ بہ تھی۔ مسلمان ہندو تہذیب کے بیشتر اثرات قبول کر چکے تھے۔ حاجی صاحب نے خاموشی سے دیہات میں تبلیغ شروع کر دی اور مسلمانوں کو یہ تعلیم دی کہ وہ غیر اسلامی رسم و رواج ترک کر دیں۔ خدائے واحد کی بندگی کریں۔ آغاز میں حاجی صاحب کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن آہستہ آہستہ حاجی صاحب کے عالی کردار اور سادگی تعلیم سے متاثر ہو کر ڈھاکہ، فرید پور اور باریسال کے دیہاتی مسلمان آپ کے ہمنوا بن گئے۔ کیونکہ اس تحریک میں فرائض دین کی پابندی پر زور دیا جاتا تھا اس لیے یہ "تحریک فرائضی" کے نام سے مشہور ہوئی۔ حاجی صاحب نے پیر اور مرید کی اصطلاحوں کو ترک کر کے استاد اور شاگرد کی اصطلاحیں جاری کیں۔ حاجی صاحب نے ہاتھ پر بیعت لینے کی رسم بھی ترک کر دی۔ وہ لوگوں کو گناہوں سے توبہ کی ترغیب دیتے اور نیکوکاری کی تعلیم دیتے تھے۔

اس بناء پر یہ لوگ "توبار" (توبہ کرنے والے) بھی کہلاتے تھے۔ تحریک کی مقبولیت

اور لوگوں میں بھائی چارہ ہونے کے باعث ان میں جرات پیدا ہو گئی اور انہوں نے ہندوانہ عقائد و رسوم سے پہلو تہی شروع کر دی۔ مسلمانوں نے ہندوؤں کی طرف سے مقررہ کردہ درگا پوجا ٹیکس دینے سے صاف انکار کر دیا اور بیگار دینا بھی بند کر دیا۔ ان کی بہو بیٹیوں نے زمینداروں کے گھروں میں کام کاج چھوڑ دیا۔ اس سے ان میں منافرت اور غصہ پھیلنے لگا۔ انگریزوں کے مسلمانوں پر مظالم کی وجہ سے اسی زمانے میں حاجی شریعت اللہ نے ہندوستان کو دار الحرب قرار دے کر مسلمانوں کو عیدین اور جمعہ کی نماز سے مستثنیٰ قرار دے دیا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی، ہندو اور زمیندار اس تحریک سے بہت خوفزدہ تھے۔ چھوٹے چھوٹے فسادات نے بڑھ کر ۱۸۳۱ء میں باقاعدہ شدت اختیار کر لی۔ مسلمانوں پر مقدمات قائم ہونے لگے۔ خود حاجی صاحب پر مقدمہ چلا مگر عدم ثبوت کی بناء پر سزا سے بچ گئے۔

حاجی صاحب کا کردار بے داغ تھا۔ وہ مخلص اور دیندار تھے۔ اسی لیے لوگ ان کو باپ کا درجہ دیتے تھے۔ بنگالی مسلمانوں خصوصاً" کسانوں اور کاشت کاروں کے دلوں پر آپ کا انمٹ اثر تھا جس نے ان میں بیداری اور ولولہ پیدا کر دیا تھا۔ ۱۸۴۰ء میں حاجی صاحب کی وفات کے بعد اس فرقے کی قیادت ان کے بیٹے نے سنبھال لی جو دودھو میاں کے نام سے مشہور ہوئے۔ ملک کے سیاسی اور معاشی بحران سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے اپنا دائرہ کار پورے بنگال میں پھیلا دیا اور باقاعدہ بیعت لینی شروع کر دی۔ انہوں نے بنگال کو متعدد حلقوں میں تقسیم کر کے ان پر خلیفے مقرر کیے جو مقامی مریدوں کے باہمی تنازعات کا فیصلہ کرتے تھے اور دودھو میاں کو ہر وقت حالات سے باخبر رکھا کرتے تھے۔ خلیفہ مریدوں سے بیت المال کے لیے چندہ جمع کرتے جو بالعموم جنس کی شکل میں ہوتا۔ ہر مرید روزانہ ایک چٹکی چاول جمع کر کے رکھتا تھا۔ خلیفہ کے آدمی یہ امداد جمع کرتے تھے جسے ضرورت مندوں اور مسافروں میں تقسیم کر دیا جاتا۔ لوگ ٹیکسوں سے بچنے کے لیے جوق در جوق اس تحریک میں شامل ہونے لگے۔ اس زمانے کے سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈیمپر کے بیان کے مطابق اس کے گرد کم از کم اسی ہزار سرگرم کارکن تھے۔ اس تحریک کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ دودھو میاں پر ۱۸۳۸ء میں لوٹ مار، ۱۸۴۱ء میں قتل اور ۱۸۴۴ء میں اغواء اور لوٹ مار کے مقدمات بنائے گئے مگر کسی نے ان کے خلاف گواہی نہ دی۔ اس لیے وہ ہر مقدمے سے بری ہو جاتے۔

۱۸۵۷ء میں تحریک آزادی کے دوران ان کو علی پور اور پھر فرید پور میں نظر بند کر دیا گیا۔ ۱۸۶۹ء میں جب وہ رہا ہوئے تو شدید بیمار تھے۔ اور ۲۴ ستمبر ۱۸۶۲ء کو اپنے خالق حقیقی

سے جا ملے۔ ان کے بعد تحریک کو ان کے تین بیٹوں میں سے کوئی صحیح جانشین نہ مل سکا جس کی بناء پر رفتہ رفتہ یہ تحریک ختم ہونے لگی۔ لیکن فرائضی تحریک نے بنگال کے مسلمانوں میں بیداری' دینی حمیت اور اپنے معاشرتی' معاشی اور سیاسی حقوق کے لیے جدوجہد کا جو جذبہ پیدا کیا' اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

(ماخوذ از شاہکار اسلامی انسائیکلو پیڈیا)

وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر (القرآن)

اور اگر وہ تم سے دین کے لیے مدد طلب کریں تو تم پر ان کی مدد لازم ہے

طالبان آپ کے تعاون کے منتظر ہیں

- جنہوں نے صدیوں بعد خلافت اسلامی کی طرز پر واحد اسلامی حکومت قائم کی۔
- جن کا جہاد فی سبیل اللہ اس وقت دنیا میں جاری تمام انواع جہاد سے افضل و مقدس ہے۔
- جنہوں نے نفاذ اسلام کے مقابلہ میں داخلی' خارجی' فوجی و اقتصادی عالمی دباؤ کو ٹھکرا دیا۔
- جن کی حکومت کو صرف اس جرم میں تسلیم نہیں کیا جا رہا کہ انہوں نے خالص اسلام عملاً نافذ کیا ہے۔
- جن کو کفار کی نہیں' مسلمانوں کی مدد درکار ہے جو مسلمانوں کی اپنی ضرورت ہے۔
- جو زکوٰۃ عشر و دیگر صدقات واجبہ کے اعلیٰ مصرف و بہترین مستحق ہیں۔

تعاون کی صورتیں : (۱) نقد رقوم (۲) سردی سے بچاؤ کے لیے فی الفور گرم لباس' کوٹ' بوٹ' کمبل (۳) تمام غذائی اجناس (۴) مریضوں کا علاج' ہسپتال اور دوائیں (۵) مساجد و مدارس کی تعمیر نو اور تعلیمی کتابیں۔

رابطہ کے لیے : افغان سفیر مفتی محمد معصوم افغانی

اکاؤنٹ 9 ـ CDA 8375 حبیب بینک سوک سنٹر اسلام آباد

ڈالر اکاؤنٹ : 17 ـ 80853 حبیب بینک لمیٹڈ سوک سنٹر اسلام آباد

فون دفتر : ۸۲۴۵۰۵ (۰۵۱) گھر : ۲۸۱۸۹۴ (۰۵۱) فیکس : ۸۲۴۵۰۴ (۰۵۱)